نون ۴۹۵ه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵	۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُسلمان وُہی ہے جو صدقات اور دُعا کا قائل ہو

اپنی زبان میں جس کو تم خُوب سمجھتے ہو دُعا کرو تا کہ دُعا میں جوش پیدا ہو

(۱) "مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو... انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور خطرات کے وقت اسے سنبھال لیتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے۔ اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵)

(۲) "دعا کے لئے رِقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباعِ سُنّت ضروری ہے مگر تلاشِ رِقّت بھی اتباعِ سُنّت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہیئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

(۳) "نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دُودھ دیتی ہے۔ الوہیّت اور عبودیّت میں اِسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیّت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دُودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اِس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ر ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۱ر ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

بے چینی اور اعصابی ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

عاجز کی اہلیہ گذشتہ سات ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ہسپتال میں تین ہفتہ قیام کے بعد گھر آ گئی ہیں لیکن کمزوری از حد ہے۔ عاجز کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ دائیں طرف کی دو پسلیاں کمزور ہیں جس کی وجہ سے بازو و شانہ میں درد رہتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آپریشن کرانا ضروری ہے۔ احباب کی خدمت میں ہم دونوں کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عزیز احمد عفی اللہ عنہ از کینیڈا)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ر مئی کے بعد تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہوگی۔ اِس عرصہ میں صرف ۲۳ر مئی بروز اتوار اور ۳۰ر مئی بروز اتوار ملاقات ہوگی دیگر ایام میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۵ھش
۲۱ مئی ۱۹۷۶ء

قصص القرآن میں پوشیدہ سبق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد انبیاء کرامؑ کو پیش آنے واقعات کا خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس تفصیلی ذکر سے دکھانا یہ مقصود ہے کہ جملہ انبیاء کرامؑ کو قریباً ایک جیسے ہی واقعات پیش آئے۔ ان میں سے ہر ایک کو حق کے دشمنوں کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور یہ مخالفت درجہ بدرجہ استہزاء، اذیّت اور صریح ظلم کی صورت اختیار کرتی چلی گئی۔ اس استہزاء، اذیّت اور ظلم کی وجہ سے انبیاء کرامؑ اور ان پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا۔ وہ صبر و استقلال سے استہزاؤں، اذیّتوں اور مظالم کو برداشت کرتے چلے گئے اور اپنے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آنے دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازا اور وہ اپنی کمزوری، ناطاقتی اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کی مہم میں کامیاب ہوتے چلے گئے اور ان کے مخالف اپنی قوت، مال و دولت کی بہتات اور کثرتِ تعداد کے باوجود حق کو مٹانے میں ناکام و نامراد ہوئے بغیر نہ رہے۔

دوسرا مقصد انبیاء کرامؑ کو پیش آنے والے واقعات کے تفصیلی ذکر سے یہ ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ ان واقعات سے سبق حاصل کریں اور ظلم کی راہ سے اجتناب اختیار کرتے ہوئے قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوں اور اس راہ میں انہیں جو ابتلاء اور آزمائشیں پیش آئیں اور جن انسانیت سوز مظالم کا انہیں تختۂ مشق بنایا جائے انہیں وہ خندہ پیشانی سے برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ حق کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں اور اس یقین سے لبریز رہیں کہ ان کا خدا انہیں کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حالات خواہ کیسے ہی مخدوش اور نامساعد کیوں نہ ہوں، مظالم خواہ کتنے ہی حوصلہ شکن اور جان لیوا کیوں نظر نہ آئیں خدا تعالیٰ تائید و نصرت اور کامیابیوں اور کامرانیوں کے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا اور ان کی ناطاقتی اور بے بضاعتی کے باوجود حق بہرحال غالب آ کر رہے گا۔

انبیاء علیہم السلام کو پیش آنے والے ایک جیسے واقعات کے تفصیلی ذکر کے ان ہر دو مقاصد پر اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں روشنی ڈالی ہے۔ یہ واقعات جہاں یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (یٰس آیت ۳۱) کی عملی تفسیر ہیں وہاں بعد میں آنے والے اہلِ بینش کے لئے ان میں عبرت کا سامان مضمر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کے ذکر میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (یوسف آیت ۱۱۲)

ترجمہ:۔ ان لوگوں کے ذکر میں عقلمندوں کے لئے ایک عبرت (کا نمونہ موجود) ہے۔ یہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے جو (اپنے پاس سے) گھڑ لی گئی ہو بلکہ یہ اپنے سے پہلے (کلامِ الٰہی کی پیشگوئیوں) کو کامل طور پر پورا کرنے والی ہے اور ہر بات کی پوری تفصیل بیان کرنے والی ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں (اس میں) ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اسی طرح ان واقعات کے تذکرہ میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝
(ہود آیت ۱۲۱)

ترجمہ:۔ اور پیغمبروں کے جتنے قصے ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان کے ذریعہ ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں۔ اور اس میں وہ ساری باتیں آگئی ہیں جو حق و حکمت سے پُر ہیں اور نصیحت کرنے والی اور مومنوں کو ان کے فرائض یاد دلانے والی ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرامؑ کو پیش آنے والے یکساں نوعیت کے واقعات تفصیل سے بیان کرنے کے مقاصد کو خود ہی واضح فرما دیا ہے اور وہ مقاصد یہی ہیں کہ تا آئندہ زمانہ کے لوگوں پر یہ حقیقت اچھی طرح منکشف ہو جائے کہ خدا تعالیٰ جن لوگوں کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور کرتا ہے ان کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے نیز ان کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی ہیں، ان کی توہین اور تذلیل کر کے ان کے سینے چھلنی کئے جاتے ہیں، ان کے خلاف افتراء پردازی کی مہم چلا کر اور بہت سے جھوٹ گھڑ گھڑ کر عوام میں اشتعال پھیلایا جاتا ہے، پھر انسانیت سوز مظالم ڈھا ڈھا کر مومنوں کے حوصلے پست کرنے اور انہیں حق سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مخالفین کا یہ کردار خود مامورینِ الٰہی کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتا ہے۔ مخالفینِ حق اپنی حیا سوز حرکات اور کرتوتوں سے خود اس امر کو آشکار کر دکھاتے ہیں کہ وہ حق و صداقت کے اصل راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اس امر کے محتاج ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مبعوث کر کے انہیں راہِ راست کی طرف بلائے اور اس طرح انہیں اپنی اصلاح کا موقع دے۔ دوسری طرف انبیاء کرامؑ کے واقعات میں خدائی آواز پر لبیک کہنے والے حقیقی مومنوں کے لئے دل کی مضبوطی، ثباتِ قدم اور اپنی کامیابی پر غیر متزلزل یقین کا سبق مضمر ہوتا ہے۔ وہ ان واقعات سے سبق حاصل کر کے عدیم النظیر صبر کا مظاہرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا یہ صبر ہی خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کا موجب بنتا ہے اور انہیں فائز المرام کر دکھاتا ہے۔

ان واقعات میں پوشیدہ بنیادی اور مرکزی سبق یہی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی بندے کو کھڑا کرتا ہے اس کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے اور اسے اس کے مقصد میں ناکام کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا جاتا ہے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے یعنی اس کا بندہ ہزار مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتا ہے اور بالآخر بات خدا ہی کی پوری ہوتی ہے نہ کہ حق کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے والوں کی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ظاہر ہونے والے آپ ہی کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

خموش اپنے لہو میں رہے وضو کرتے

کبھی جو پیشِ نظر وہ بہ رنگ و بو کرتے
سبھی نہالِ چمن گل کی آرزو کرتے

نہاں تھا دل کے صدف میں وہ لعلِ بیش بہا
تمام عمر رہے جس کی آرزو کرتے

یہ کیسا شوقِ عبادت تھا کربلا میں حسینؓ
خموش اپنے لہو میں رہے وضو کرتے

رُکی نہ ایک بھی پل یورشِ غمِ ایام
کب اپنے چاکِ گریباں کو ہم رفو کرتے

کمالِ حسن بھی پردہ ہے اک نظر کے لئے
جو تاب ہوتی تو آئینہ روبرو کرتے

خزاں نے جراتِ اظہار چھین لی ورنہ
ہم ہر کلی سے، ہر اک گل سے گفتگو کرتے

حسین خاص نہ ہوتا اگر وہ ماہ جبیں
نثار ہم نہ کبھی دل نہ آبرو کرتے

نصیر رازِ محبت چرا نہ لے کوئی
ہمیشہ ہم ہیں اشاروں میں گفتگو کرتے

([illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن پاک کی چند آیات کے ترجمہ میں بے احتیاطی

(مکرم محمد شفیق صاحب۔ قیصر شاہد ربوہ)

(۲)

اسی طرح سورہ محمدؐ آیت (۲۰) کا ترجمہ اس مضمون میں یوں دیا گیا ہے:۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن:۔

"اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے بھی"

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی:۔

"اے نبی، اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی"

مولانا شاہ اشرف علی تھانوی:۔

"اور آپ اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہیئے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی"

مولانا احمد رضا بریلوی:۔

"اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو"

اس کے بعد مضمون نگار نے سورۃ فتح کی آیات:۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۔ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ (۲-۳)

کا ترجمہ دیا ہے:۔

مولانا اشرف علی تھانوی

"بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کرے"

شیخ الہند مولانا محمود الحسن:۔

"ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی:۔

"اے نبی ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری اگلی اور پچھلی ہر کوتاہی کو درگزر فرمائے"

مولانا احمد رضا خان بریلوی

"بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے"

سوائے ایک ترجمہ کرنے والے کے باقی سب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے لفظ گناہ، خطا یا کوتاہی منسوب کیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا رنگ رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مندرجہ ذیل آیات میں ذنب اور استغفار کا لفظ استعمال ہوا ہے

سورۃ مومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۱) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ
(آیت ۵۶)

(۲) سورۃ محمدؐ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
(سورۃ محمدؐ آیت ۲۰)

۳۔ تیسری آیت جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذنب کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ سورۃ فتح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔
(آیات ۲-۳)

ان آیات میں ذنب اور استغفار کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

سورہ محمدؐ اور سورہ مومن میں لفظ ذنب کے استعمال میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ ان سورتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ۔ یعنی اپنے ذنب کے لئے استغفار کرو اور سورۃ فتح میں غفر کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اور فرمایا کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پہلے اور پچھلے ذنب پر مغفرت کر دی ہے۔ لغت میں غفر کے معنے ہیں محفوظ رکھنا۔

مفردات امام راغبؒ میں ہے:

اَلْغَفْرُ اِلْبَاسُ مَا يَصُوْنُهٗ عَنِ الدَّنَسِ

یعنی ایسی چیز پہنانا جو اسے میل کچیل اور برائی سے محجوب ہونے سے بچائے چنانچہ کہتے ہیں اِغْفِرْ ثَوْبَكَ فِي الْوِعَاءِ یعنی اپنے لباس کو صندوق میں محفوظ کر۔ اور اِصْبِغْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَغْفَرُ لِلْوَسَخِ۔ اپنے کپڑے کو رنگ لو کہ وہ میل سے زیادہ محفوظ رہنے والا ہے پس غفر کے اصل معنی محفوظ رکھنے کے ہیں اور استغفار کے معنی ہیں حفاظت چاہنا لسان العرب میں ہے۔ غفر کے معنی ہیں تَغْطِيَة اور ستر یعنی ڈھانکنا اور غَفَرَ اللهُ ذُنُوْبَهٗ کے معنی ہیں اللہ نے اس کے گناہوں کو ڈھانک دیا مغفر خود کو کہتے ہیں کیونکہ وہ حفاظت کا کام دیتا ہے۔ پس استغفر کے معنے ہوں گے اللہ تعالیٰ سے اپنی بشری کمزوری کی پردہ پوشی طلب کرو یعنی دعا کرو کہ تمہارے ماننے والوں میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو اور وہ صحیح راستہ پر قائم رہیں۔ ذنب اصل میں کسی چیز کی دم یا مؤخر حصہ کے پکڑنے کا نام ہے اور ذنب ہر اس فعل پر استعمال ہوتا ہے جس کا انجام ناگوار اور گراں ہو۔ لسان العرب میں ہے اَلذَّنْبُ الْاِثْمُ وَالْجُرْمُ وَالْمَعْصِيَةُ۔ یعنی ذنب اثم، جرم اور معصیت کا مفہوم پر شامل ہے۔ اثم ہر فعل کو کہتے ہیں جو انسان کو ثواب سے روکتا ہے اور جرم ان افعال کا نام ہے جن کی وجہ سے گویا خدا تعالیٰ سے قطع تعلق ہو جاتا ہے۔ اور معصیت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کہتے ہیں خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ گو جو نافرمانی سہو سے ہو وہ قابل مؤاخذہ نہیں گویا ذنب کو ہم بشری کمزوری کہہ سکتے ہیں۔ ان معنوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام آیات جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں آپ کے کسی گناہ کا اظہار مقصود نہیں بلکہ بشری کمزوری کے بد نتائج سے بچنے کی آپ کو دعا بتائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ دعا سے وہ کام کہ جو بشری طاقت سے زائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کرنے کی طاقت عطا کر دے یا آپ کے بعد آنے والے واقعات کی خرابیوں پر پردہ ڈال دے۔

قرآن کے ایسے مقامات کا ترجمہ کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ نوائے وقت کے مضمون نگار نے جن آیات کے ترجمہ میں بے احتیاطی کی نشاندہی کی ہے ایسے ہی تراجم کو بنیاد بنا کر دشمنان اسلام مسلمانوں پر اعتراض کرتے چلے آئے ہیں کہ دیکھو تمہارا رسول گناہ گار تھا تبھی تو ان کو استغفار کا حکم دیا گیا۔ اس اعتراض کے جواب میں مسلمانوں کو بڑی دقت پیش آئی اگرچہ انہوں نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اسی قسم کے اعتراضات کا جواب دینے میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور یہی وجہ تھی کہ ہزاروں مسلمان عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ علماء نے اب بھی اپنی روش کو نہیں بدلا اور قرآنی آیات کے ایسے ہی تراجم کر دیے ہیں جن سے دشمنان اسلام کو تقویت ملتی ہے کاش وہ قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ کرتے وقت عربی لغت کے علاوہ قرآن کریم کے دوسرے مقامات کو بھی مدنظر رکھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کو بھی سامنے رکھیں اگر وہ ترجمہ کرتے وقت اس دلیل کو سامنے رکھیں گے تو انہیں اس سلسلہ میں کسی قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شکل پیش نہیں آئے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان، آنکھ، دل، کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرا دیا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پائے اور ایسا ہی ان مردوں اور عورتوں کے لئے جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ کہ جو فطرتی کمزوری سے اُن سے خطائیں ہوتی ہیں ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جائے۔۔۔۔ یہ کہنا بالکل غلطی ہے کہ آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ میں ذنب کا لفظ موجود ہے جو گناہ کو کہتے ہیں کیونکہ ذنب اور جرم کا لفظ تو ہمیشہ اسی گناہ کے لئے آتا ہے جو سزا کے [لائق] ہوتا ہے مگر ذنب کا لفظ بشریت کی کمزوری کے لئے بھی آ جاتا ہے اسی لئے نبیوں پر انسانی کمزوری کی وجہ سے ذنب کا لفظ اطلاق پا چکا ہے مگر جرم کا اطلاق نہیں پایا اور خدا کی کتاب میں کسی نبی کو مجرم کے لفظ سے نہیں پکارا گیا اور نیز خدا کی کتاب میں یعنی قرآن کریم میں مجرم کے لئے تو جہنم کی وعید ہے یعنی خدا کی طرف سے عہد ہے کہ وہ جہنم ڈالا جائے گا۔ مگر مذنب کے لئے کوئی وعید نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى یعنی جو شخص خدا کے پاس مجرم ہو کر آئے گا اس کی سزا جہنم ہے نہ اس میں وہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ سو اس جگہ خدا نے مجرماً کہا ہے مذنباً نہیں کہا کیونکہ بعض صورتوں میں معصوم کو بھی مذنب کہہ سکتے ہیں۔ مگر مجرم نہیں کہہ سکتے اس پر ایک اور دلیل ہے اور وہ یہ ہے کہ سورہ آل عمران میں یہ آیت ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا (آیت ۸۲)

اس آیت سے بنص صریح ثابت ہوا کہ تمام انبیاء جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں مامور تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاویں اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم ایمان لائے اور جب آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ کو اس کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ اور ذنب سے مراد نعوذ باللہ جرم لیا جائے تو حضرت عیسیٰ بھی اس آیت کی رو سے مجرم ٹھہرتے ہیں کیونکہ وہ بھی اس آیت کی رو سے ان مومنوں میں داخل ہیں جو آنحضرت پر ایمان لائے۔ پس بلاشبہ وہ بھی مذنب ٹھہرے۔۔۔۔

"اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ استغفار کا لفظ غفر سے نکلا ہے اور اس کے اصل معنے دبانے اور ڈھانکنے کے ہیں یعنی یہ درخواست کرنا کہ بشریت کی کمزوری کی ہر ہر نقصان پہنچانے اور وہ ڈھکی رہے کیونکہ بشر کچھ خدا نہیں ہے اور نہ خدا سے مستغنی ہے اسلئے وہ اُس بچہ کی طرح ہے جو ہر قدم میں ماں کا محتاج ہے تا وہ اس کو گرنے سے بچا دے اور ٹھوکر سے محفوظ رکھے ایسا ہی یہ بھی ہر قدم میں خدا کا محتاج ہے تا وہ اس کو ٹھوکر اور لغزش سے بچا دے تو اس کے علاج کے لئے استغفار ہے۔

اور کبھی یہ لفظ توسیع کے طور پر ان لوگوں پر بھی اطلاق پاتا ہے جو اول کسی گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور اس جگہ استغفار کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جو گناہ صادر ہو چکا ہے اس کی سزا سے خدا بچا وے لیکن یہ دوسرے معنی خدا کے مقرب لوگوں کے حق میں درست اور روا نہیں ہیں۔ وجہ یہ کہ خدا نے تو پہلے سے ان پر ظاہر کیا ہوا ہوتا ہے کہ وہ کوئی سزا نہیں پائیں گے اور جنت کے اعلیٰ مقام ان کو ملیں گے اور خدا کی رحمت کی گود میں وہ بٹھائے جائیں گے اور نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ ایسے وعدے ان کو دئے جاتے ہیں اور ان کو بہشت دکھایا جاتا ہے پھر اگر وہ ان معنوں کی رو سے استغفار کریں کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب سے دوزخ میں پڑیں تو ایسا استغفار تو خود ان کے لئے ایک گناہ ہوگا کہ وہ خدا کے وعدوں پر یقین نہیں کرتے اور خدا کی رحمت سے اپنے تئیں دور سمجھتے ہیں۔ پھر ایسا شخص جس کے حق میں خدا تعالیٰ یہ فرماوے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی تمام دنیا کے لئے تجھے ہم نے رحمت کر کے بھیجا ہے اور تو رحمت مجسم ہے وہ اگر اپنی نسبت ہی یہ شک کرے کہ خدا کی رحمت پر سے شامل ہوگی یا نہیں تو پھر دوسروں کے لئے کیونکر رحمت کا باعث ہوگا۔

یہ تمام فرقے ان لوگوں کے لئے جو انصاف سے سوچتے ہیں اس حقیقت کو کھولتے ہیں کہ استغفار کے دوسرے معنے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا سخت خطا کاری اور شرارت ہے بلکہ معصوم کے لئے اول علامت یہی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور ہر آن اور ہر حالت میں بشریت کی کمزوری سے محفوظ رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے طاقت طلب کرتا رہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں استغفار کہتے ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ۱۹۰۲ء)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کی اعلیٰ مثال

ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ تربیتی اور علمی رسالہ ہے۔ انصار اللہ پر ایک عظیم ذمہ داری ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے اس ماہنامہ نے گزشتہ پندرہ سولہ سال میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ رسالہ ایسا ہے جسے ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا چاہیئے۔

اس ماہنامہ کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے جماعت کے بیشتر دوستوں کا تعاون حاصل ہے۔ اس کی توسیع اشاعت کے لئے انفرادی طور پر بھی کوشش ہوتی ہے اور مجلسی سطح پر بھی۔

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب جو گزشتہ سال کی کارکردگی کی بناء پر علم انعامی یافتہ مجلس اسلامیہ پارک لاہور کے زعیم اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنی مجلس کے جملہ اراکین انصار اللہ کی تعداد سے بھی کافی بڑھ کر ۵۰ سالانوں کی خریداری قبول فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب اور اس کے جملہ احباب کو بہترین جزا دے اور نفوس و اموال میں برکت بخشے۔

اگر ہر مجلس اسی طرح مرکز کے ساتھ تعاون کرے تو ماہنامہ "انصار اللہ" کی مالی مشکلات بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق بخشے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اُٹھتے بیٹھتے سے چکر آتے ہیں۔ ہاتھوں میں رعشہ ہے اور ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے گھر کے حالات کی ابتری اور بعض دیگر ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے سخت گھبراہٹ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جلد پریشانیوں کو دور فرمائے۔ ([illegible])

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام کے مرکزی امتحانات ۴/جون اور ۶/جون اور اطفال کے امتحانات ۲۹/مئی اور ۳۰/مئی کو منعقد ہوں گے۔ تمام قائدین خدام و اطفال کو ان امتحانات کے لئے تیاری کروائیں۔
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے جس میں تربیتی اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ بزرگوں اور اہلِ علم اصحاب نے وقتاً فوقتاً رسالہ پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:-

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں اور اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف -/۱۲ روپے سالانہ مقرر ہے۔ یہ رسالہ اپنے اخراجات میں خود کفیل نہیں ہے۔ اس رسالہ کی خریداری قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔ شوریٰ انصار اللہ ۱۹۷۵ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی مقامی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائے۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء
(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے ہم زلف مکرم محمد عبد اللہ خان صاحب ولد ماسٹر نذیر احمد صاحب مرحوم کانپوری، جو جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی سے ہیڈ ڈرافسمین کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ۱۳/اپریل ۱۹۷۶ء کو بوقت دو بجے رات کراچی میں حرکتِ قلب بند ہونے سے بعمر ۶۷ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نعش کراچی میں امانتاً دفن کی گئی ہے۔

مرحوم ملنسار، خلیق، مہمان نواز اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ کا کام کرنے میں بشاشتِ قلبی محسوس کرتے تھے۔ کچھ عرصہ اپنے حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں صدر بھی رہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک لڑکا اور چھ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے صرف تین شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو اس خاندان میں قائم رکھے۔ بچوں کو اپنے مرحوم باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین
(عبد الرحمٰن دہلوی۔ دار الصدر شمالی ربوہ)

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے۔ اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔
(مینیجر)

اعلان برائے درس القرآن کلاس

لڑکیوں کے لئے فضل عمر درس القرآن کلاس ۸/جولائی سے ۲۹/جولائی تک تین ہفتوں کے لئے مسجد مبارک میں منعقد ہو رہی ہے۔ جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہیں وہ ۷/جولائی کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

تمام لجنات کی صدروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ممبرات کو کلاس میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ کوئی لجنہ ایسی نہ ہو جس کی نمائندگی اس میں شریک ہونے سے رہ جائے۔ کم از کم مڈل پاس طالبہ اس کلاس میں آ سکتی ہے۔ اس سے کم کی نہ آئیں۔ ایک جگہ سے زیادہ آنے کی بجائے ہر گھر سے نمائندگی ہونی چاہیئے۔ طالبات اپنے ہمراہ پلیٹ، ایک پیرچ پیالی، چمچہ اور گلاس لے کر آئیں۔ موسم کے مطابق بستر بھی لائیں۔ بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں۔ کسی بچے والی کو قیام گاہ میں رہنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ آتے وقت ماں باپ اس بات کی نگرانی کریں کہ لڑکی اپنا برقعہ ساتھ لائی ہے یا نہیں۔ ابھی سے تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ کو شامل کریں اور نام پہلے بھجوائیں تا ان کی رہائش کا انتظام تعداد کے مطابق کیا جائے۔
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے جلسہ ہائے "یوم مسیح موعودؑ"

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل مزید لجنات کی طرف سے "یوم مسیح موعودؑ" کے جلسے منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔
قیادت نمبر ۲ ٹیکسلا۔ جہلم۔ قصور۔ محمود آباد۔ کنری۔
(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم بشیر احمد صاحب محلہ دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم واحد بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱/۲ واقع محلہ دار الیمن مشترکہ طور پر (۱) حکیم بشیر احمد صاحب نذیر احمد صاحب، بشیر احمد صاحب ولد حیات محمد صاحب محمد عقیل صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان نو صرائی بستی قادر سرداؤ کالونی ضلع ملتان میں بھی مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ مکان بستی قادر سرداؤ کالونی والدہ حلیم خاتون صاحبہ اور دو بہنوں گلزار صدیقہ صاحبہ اور امۃ الرحمٰن صاحبہ کے حصہ میں آیا ہے اور قطعہ ۱/۲ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام آیا ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے میرے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی دادی اماں محترمہ حبیب کلیا صاحبہ بیوہ مکرم مصری خان صاحب (مرحوم) عرصہ دو سال سے سخت بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ (آمین)
(عبد الحمید مبشر خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

۲۔ خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے نیز بعض ذہنی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین
(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

قائدین مجالس اطفال و خدام کے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میرے بعد علیؓ فاطمہؓ اور حسنینؓ (علیہم السلام) مظلوم ہو جائیں گے"

"محبتِ اہلبیت پر پوری اُمّت مہدیٔ قائم ہی کے ذریعہ جمع ہوگی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی الہامی پیشگوئی

ایران کے نامور مولف علّامہ السید صدر الدین صدر نے (بحوالہ تفسیر نیشاپوری صفحہ ۴۳) اہلبیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حسبِ ذیل قدیم الہامی پیشگوئی اپنی کتاب المہدی میں درج فرمائی ہے:-

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ در روزِ خیبر بیرق را بعلی بن ابی طالب داد و خدا فتح و فیروزی را بدست علی علیہ السلام قرار داد۔ بعد از آن رسولِ خدا در روزِ غدیرِ خُم بمردم اعلام کرد کہ علی ابن ابیطالب مولائی ہر مرد و زن مؤمن و مؤمنہ ای است و مقداری از فضائلِ علی، فاطمہ، حسن و حسین بیان کرد۔ تا اینکہ فرمود جبرئیل بمن خبر داد علی، فاطمہ و حسنین بعد از من مظلوم خواہد شد۔

این مظلومیت باقی خواہد بود تا قائم آنان قیام کند، بعد از آں سخن آنان مافوق (ہر سخنی) خواہد بود، اُمت بر محبت و دوستی آنان اجتماع خواہند کرد، ملامت کنندگان ایشان قلیل و دشمنانشان ذلیل خواہند شد، مدح کنندگان شان زیاد میشوند، این وقتی خواہد شد کہ شہرہا تغیر دادہ شوند بندگان مومن خدا ضعیف گردند، از فرج (آنحضرت) ناامید شود در آں موقع است کہ مہدی قائم کہ از فرزندانِ من است کہ برائی گروہی ظہور میکند، خُدا حق را بوسیلۂ ایشان ظاہر خواہد کرد و باطل را بوسیلۂ شمشیر ہای آنان از بین می برد۔

بعد از آں فرمود: ای مردم! مژدہ باد شما را بفرج زیرا کہ وعدۂ خُدا حق خواہد بود، قضا و قدر خدا را نمی توان ردّ کرد، خُدا حکیم کنندہ و باخبر است، فتح و فیروزی خدا نزدیک است تا آخر حدیث۔"

("کتاب المہدی" مولفہ علّامہ السید صدر الدین صدر۔ ناشر مکتبہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ص۱۰۱ ۱۹۶۶ء)

ترجمہ:-

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خیبر کے دن پرچم علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا اور خدا تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے ہاتھ (ذریعہ) سے فتح اور کامیابی کے سامان پیدا کئے۔ بعد ازاں رسولِ خدا نے غدیرِ خُم کے دن لوگوں میں اعلان کیا، علیؓ ابن ابی طالب ہر مومن و مومنہ مرد و زن کے آقا (سردار) ہیں اور علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے بعض فضائل بیان فرمائے۔ حتیٰ کہ فرمایا۔ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ علی، فاطمہ اور حسنین میرے بعد مظلوم ہو جائیں گے۔

یہ مظلومیت کی حالت باقی رہے گی یہاں تک کہ ان کا قائم کھڑا ہو۔ اِس (بعثتِ قائم) کے بعد ان کی بات ہر بات پر فائق ہو جائے گی۔ اُمّت ان کی محبت اور دوستی پر متفق ہو جائیگی۔ اِن کی ملامت کرنے والے قلیل اور ان کے دشمن ذلیل ہو جائینگے اِن کی مدح کرنے والے زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب شہروں میں تغیّر و تبدّل رونما ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے مومن بندے ضعیف ہو جائیں گے اور آنحضرت (امامِ قائم) کے ظہور سے ناامید ہو جائیں گے اُس وقت مہدیِ قائم جو میرے فرزندوں میں سے ہیں، ایک جماعت کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ حق کو ظاہر کرے گا اور ان کی شمشیروں (مراد روحانی ہتھیار ہیں۔ ناقل) کے ذریعہ باطل کو مٹا دے گا۔

بعد ازاں فرمایا:- اے لوگو! تمہیں (مہدی) کے آشکار ہونے (یعنی ظہور) کی خوشخبری ہو کیونکہ خدا کا وعدہ برحق ثابت ہوگا۔ قضا و قدر کو ردّ نہیں کیا جاسکتا۔ خدا تعالیٰ حکم کرنے والا اور باخبر ہے۔ خدا تعالیٰ کی (طرف سے) فتح اور غلبہ قریب ہے ٭

اعلانِ نکاح

میرے برادرِ نسبتی عزیزم مرزا رفیق احمد صاحب عابد ابن مکرم مرزا محمود احمد صاحب (بٹالوی) محلہ دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری آف جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۶ء کو مکرم مولوی صاحب موصوف کے مکان پر مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی نے پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آگئی۔

۱۴ مئی کی شام کو مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت احباب و بزرگانِ سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

(چوہدری) محمد رفیق شاہد ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ)

والدہ ماجدہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب آف باندھی (سندھ) وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۱۴ مئی ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری رئیس آف باندھی (سندھ) امیر جماعتِ احمدیہ ضلع نواب شاہ کی والدہ ماجدہ محترمہ اِس دُنیائے فانی سے کُوچ فرما گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ ان کا نام بی بی بیگم تھا اور محترم محمد سلیم صاحب ڈاہری کی پہلی زوجہ محترمہ تھیں۔

مرحومہ نے دو فرزند یعنی عبدالرحمٰن صاحب اور عبدالستار صاحب کے علاوہ دو صاحبزادیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں اور ان کی اولادوں پر مشتمل وسیع خاندان بطور یادگار چھوڑا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار عبدالشکور۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ (اہلیہ ثانی محترم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں مرحوم) لمبے عرصہ سے جوڑوں کے درد سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (خاکسار ناصر احمد کاہلوں چک ۳۰ / ۱۱-ایل ضلع ساہیوال)

قائدین مجالس! ۲۳ مئی بروز اتوار مثالی وقارِ عمل کا دن ہے (مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)